© rasailojaraid.com

ظاہر ہے یہ سلسلۂ نظام اور آگے بڑھے گا اور زیادہ وسیع ہوگا بے شک اسے آگے بڑھانے اور وسیع کرنے میں تدریج کی ضرورت ہے لیکن یہ منزل جتنی جلد قریب آئے پاکستان کی اسلامی و قومی زندگی کے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس میں تذبذب و تاخیر موجب مفاسد ہوگی۔

اس ضمن میں ایک مسئلہ دینی مدارس کا ہے اس کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے مولانا محمد اسمٰعیل امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان نے مشرقی پاکستان کے ایک اجتماع میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے دینی مدارس کا ذکر فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے مدارس کاروباری انداز اختیار کر گئے ہیں اور ہماری یہ درس گاہیں جو کام کر رہی ہیں، یہ مستقل تشنگی اور استغاثہ ہے۔

تعلیم کو منظم ہونا چاہیئے۔ چھوٹی درس گاہوں کا تعلق بڑی جامعہ یا کلیہ سے ہونا چاہیئے۔ نصاب میں توازن ہونا چاہیئے۔ طلبہ کی نقل و حرکت پر پابندی عائد ہونی چاہیئے۔ سرٹیفکیٹ کے سلسلے سے انہیں پابند کر دینا چاہیئے صحیح طور پر تو یہ نظام اس وقت چل سکتا ہے کہ حکومت اس ذمہ داری کو عقیدت اور ہمدردی کے جذبات سے سنبھالے۔

اس ضمن میں مولانا موصوف نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ "سردست حکومت کے لئے یہ کام مشکل ہے"۔ لیکن کیا اس وقت ایسے نظام کی، جو ہماری دینی تعلیم کو پوری طرح منظم کر دے طرح بھی نہیں ڈالی جا سکتی۔ مولانا ممدوح کے خطبے کے یہ جملے پڑھنے کے بعد ہماری نظریں بڑی پرشوق توقعات کے ساتھ بے اختیار جامعہ اسلامیہ بہاولپور و محکمہ اوقاف کے فاضل علم دوست اور علم پرور ناظم اعلیٰ شیخ محمد اکرم حسین صاحب کی طرف اٹھتی ہیں۔

سندھ کے دینی و علمی حلقوں میں یہ خبر بڑے رنج و اندوہ سے سنی جائیگی۔ کہ پچھلے دنوں مولانا الحاج عبدالکریم چشتی اور مولانا محمد عثمان سندھی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا چشتی حضرت مولانا تاج محمود امروٹی کے مسترشد تھے اور انہیں کا فیض تھا کہ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ استخلاص وطن کی جدوجہد میں گزرا۔ اور آپ نے قید و بند کی سختیاں جھیلیں آپ صاحب قلم بھی تھے اور صاحب بیان بھی۔ سندھی اور اردو میں بیسیوں کتابیں آپ کی تصنیف ہیں۔

مولانا محمد عثمان سندھی حضرت سید انور شاہؒ کے اولیں تلامذہ میں سے تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ حجاز تشریف لے گئے، لیکن اپنے مرشد حضرت امروٹیؒ صاحب کے اصرار پر وطن لوٹے اور ساری عمر درس و تدریس کے لئے وقف کر دی مولانا مرحوم حضرت شاہ ولی اللہؒ کے علوم کی نشر و اشاعت سے بڑا شغف رکھتے تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے قیام میں ان کی کوششوں کو بھی بڑا دخل ہے —— خدا تعالےٰ ہمارے ان بزرگوں کو مغفرت عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com